رجسٹرڈ نمبر اے



توجّہ شـــرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ اس میں جھگڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ تیرہ مضامین ہوتے ہیں ہو [illegible] مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر تاریخ اور مستورات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر کچھ نہ بتایئے۔ ہر نمبر کی پرچہ پر تہ بہ تہ پڑھ جایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ اضافات کی جہت۔ ہمارے کی رعایت ہے اور رعایت کہ جو نہ صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر صرف تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ با خیر شما بسلامت۔ ہندوستان پر ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان علم اگر بسبب [illegible] قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو تدبیر و کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطوط جناب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانہ کرنے پر نیازمند منیجر نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا اور یاد دہانی [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۳۷ نمبر ۲۹
مضامین پنچ
(۱۸ جولائی ۱۹۱۳ء)

الادبیات

حضرت سچ پوچھیے تو واقعی ہماری اردو اب اب ناسور ہو کر رہی ہے کوئی دوسری زبان ہوتی تو اب سے پہلے ہی جاتی رہی ہماری زبان ہے جس کا محکمہ تعلیم کو بھی ایسی سرپرستی ہے کہ آخر اخبار نویسوں کے شستہ ہیں ہم خود غلط لکھتے ہیں تمام ملک کی غلط شہرت کا بوجھ ان کے ذہن پر آنکھ بند کر کے ڈال دیا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اور بڑے کیے ہیں جو کچھ انھیں پڑھایا جاتا ہے وہ اگلی بولی سے متنفر ہوتا ہے لہذا اپنے گھرے ہوئے کو مختص خیال کرتے اور روز اسے بدل دیتے ہیں۔ یہ بہودگی مسلسل جاری ہے۔ حکومت سے اگر وہ جواب دے گی کہ ہماری تعلیم کا محکمہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں تفویض کر چکے۔ اب بھی اگر نصاب کے مضمون کا تو وہ کیوں بنائے ہو ہم تو یہی برسبیل انگریزی کے بارے میں کچھ اعتراض کرتے تو ہم بھی کچھ کرتے۔ ہاں وہ دیکھیے یہ دیکھیے ہیں کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی نے مشہور اہل قلم کے شائع اشعار نصاب میں بھر دیے ہیں کوئی مخالف سلسلہ ہے کوئی شاہ محمود غزنوی والی ہے کوئی اشعار غربت ہے کوئی مشاعرہ قدامت ہے۔ تم یہ کہتے ہو کہ فلاں شخص لکھنؤ اور اپنے علاوہ کسی دوسرے کی زبان سے صحت گڑھتی اور نقص ہیں یعنی ہر ذرہ ذرہ گر اردو زبان کا ماہر نہیں اور بعض ہر ساتی ہی گھڑتے ہیں۔ (نام شاد دہلوی وغیرہ) یعنی اگر شعر خان کے گھرانے تک شعر کا اظہار کا فقرہ انھوں نے لکھا تھا کے دماغ میں ابھی انگریزی ہی ان کے استاد نظم کے ترجمے شائع ہوئے تو ہم ہوں گی کہ خدا الله

ہیں ایسے ایسے نازک خیال اور سب ہی گھر ہے بے زبان ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ صاحب کر تمہاری عین بات کی بات ہیں جب پنچتے ہیں جو ہو آدمی تعریف کرتے ہیں اور جو کچھ ہم کو سمجھ میں آتا ہے کثرت رائے پر عمل کرنے کی لہذا ہم کو بالکل ہم دوسروں کا کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم جو دل لگی تھی نہیں معلوم کہ دل لگی سے اعتراض کیا کیا جاتا ہے۔ ان دروں کے صحت کلام میں کلام ہے یہ زبردستی سکا کر بڑے بڑے ادیب اپنے اردو انشا کا انگریزی ترجمہ لیے الفاظ میں کریں کہ دو ڈبے الفاظ سادہ و مطلب ادا نہ ہو جو اصل بیچ ہمارا زیب ہے۔ آئینات و اخلاق۔ نماستی کا ایک باب۔ یہ تو ہم دو بیہودے کا جواب۔ اب نئی ذیلی لکھ رکھا ہے جو اب ان حضرات کا ہی۔ تو پہلے انھیں ٹیکسٹ بک کمیٹی کا ممبر ہونے کے بعد اردو میں بات دی جی کا ہی وہ کہتے ہیں جناب دو دیکھیے اصل اچھا ہے زبان کی نصاب کی شدید مسئلہ ہر سے کے بعد آ کر۔ ہی ضرور۔ آزمائش سے انھیں کی کتابیں ہیں سے ہماری تو انتخاب کریں۔ اردو میں کیا کیا۔ پہلے شعرا کے دیوان میں دیکھ کر کسی اصل ہو کر شاعرانہ مبالغہ اور دیگر فالحش بھرے ہیں۔ شریف کی کتاب ہی ہو جو ہیں کا دل ان اخلاق خراب کرنے والے تھے ہیں۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ انھیں بچوں کو پڑھانا مناسب نہیں بس ہر بھرے کی بہی مصنف وائی رہ گئے جو جھگڑا ہیں ہو ہے اور دونا جھین محض اور دو بجھی ہے۔ کوئی آپ سے پوچھے کہ ابتدا سو سال کے زمانے میں تو اردو کی گرد بالکل خالی تھی اور نصاب کے لیے کتابیں تصنیف کرانی پڑیں تھیں کام ہو رہیوں کے ہاتھوں تھا اور کیوں شعر زبان اور زمحاورے سے غرض رکھتے ہوئے جو کام ہو الٹ کر ہوا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ آپ کو سلیقہ کام کرنے کا نہیں آپ کتاب فروشی سکھا گئیں۔ انگریزی نصاب کے کتیبیں کا ہر کام سپرد کیجیے ہیں وہ کسی پروفیسر یا مدرس کا لکھ کر رکھے ہیں جو تعلیم سے تعلق رکھتا ہو۔ محکمہ تعلیم میں ملازم ہو۔ جا ہے لکھے ہیں تب ہر بار ہر ایک جس کی کتابیں مانا ہیں جو

متبول ہو جاتی ہیں۔ ایم اے بی اے ہر شخص ہو جائیں نے تمید لکھی ہیں اور ٹیکسٹ بک کمیٹی میں آ شریک ہو گئے ہیں۔ یہ سب شریف لوگ ہی ہیں۔ زبان کی ہم سب ہم نے کی قوم میں اور لوگوں نے شعرا کے ہم ملیحوں جن کے بیچ تکلم ہوتے ہیں زبان سے ان کا تعلیم سے صحت یا ذاتی اعتراض یا تعصب یا تغافل اور ہماری سمجھ سے باہر ہے جو تو نہیں ہو تو اسے۔ کہاں کی کہانی تو یہ ہیں سادہ اور چیز ہیں آپ نصاب پر تجویز ہو چکیں ہیں اور زبان کے اسباب بھی ابتدا اور تاریخ بیان ہو چکے۔ مگر کوئی کیوں سنے۔ جلالی کے ایک بیت قلم کا کسی قرآن پاک کی تلاوت ترجمہ تھے اور دوسرے شخص بھلا ہی کی حالت پڑھ رہا تھا کہ ختم کا وقت ہو گیا شرکت سید صاحب ختم پڑھ رہے دوسرے شخص نے ٹوکا کہ حضرت ذرا دیکھ کے پڑھیے سید نے کہا ختم کا وقت تو معلوم ہوا قرآن کا معنی لکھی نہیں سا سمجھی ہیں تو خوش نہیں ہو کر پیچھے سے کے غلط کر دیے ہیں جس کی تصحیح کی۔ سید صاحب کی تصحیح زادوں میں ساتھی نے بتا دیا ان کی غلط ہے۔ بھلا سید صاحب اپنے انداز کی تصحیح کب گوارا کر سکتے تھے "بھلا سے بولے" دوست آپ کی ہستی کس "اقرء" وسعاد القدا کو صحیح ہے یہ سیرا الستا برا اور اقرا آ ہوں ہو گیا؟ " مرا! اور مرض کی آنکھ بھی بری بری ہو گئی سید صاحب کے سے ہیں اور سے گئے۔

الغرض کار فرمایان اردو کتب نصاب تعلیم کرتے معمولی اردو کی کتب۔ بھلا آپ ہی انصاف کیجیے کہ یہ کس حیثیت کی ہے اسیں کیا ل آدری جہاں ہوں مدرس کیوں لے ذہن میں محفوظ رکھیگا۔ سنیے جناب شاعر نیاس کے کرتب دکھاتا اور جنگبیرت قوم سے گرنشکز داس میں ایک تجی ... کرتا ہے:۔

ایک کوا اور کھی

اک دن کسی کھی سے کہنے لگا کوا

اس روز وہ کیسا تھا ہے گز روز تھا
لیکن مری کیا بات جانتی بھی تہ ہست
پھر سے ہیں کبھی یہ بسیں نہ تھا کہ
پھیرو ۔۔۔ سے ... اقلل ... شیر ...

جو صاحب ہماری معلوم یا حل دلوانا چاہیں سب تیار ہے ماتا دیسی مانا میر صاحب پٹنہ باغ لکھنؤ کو دیکھے انکو ہر وقت عمدہ عمدہ سفت روانہ ہوگا

خالص پیپی مشک عنبر سلاجیت مروارید زعفران ۔ زہر مہرہ ۔ سانگ کشن پرشاد و تیج بہادر پریلی شہ بنگال والی گلی چوک لکھنؤ سے طلب کیجیے

بچوں سے گر پچھیاں کھینچ کے نہ دیتا
آزمودہ ہو مگر ان کی فرست یہ بیری

مصاحبت سیر کبھی ہے جو نظر ہو آتا
کسی نفس ذات ہو کہ گر کسے کی قدر بڑی

حضرت کسی کمین کو دیکھ آپ ہو آ
اپنا کہیں کسی کو بھی کہنے کو نہیں ملا

جو آپ کی امیری پہ جو حاضر نہیں ان کو
کرنے سے گناہ معاف ہیں ہمیں ہے

تم سا کوئی عالی زمانے میں نہ ہو گا
منظور شاعری ہے ناظر ہی لگا

کہ فائدہ دیتا ہوں مرا اسمیں نہیں تھا
انسان [illegible] ہو خدا بنے لگ

شہرہ ہے ملک میں تو مرا اسمیں ہوا ہے
اس گھر میں کسی کام کر دکھانے کی یہ چیز ہیں

ہمارے سے قوم آتا ہے جو کوئی سی یہ گپ
لگے ہے [illegible]

دولت مندوں کو [illegible] سمجھایا
خاتون کے آرام کو حاضرین [illegible]

ہر شخص کو ساماں یہ میسر نہیں ہوتا
کس نے کہا [illegible]

ہم آپ کے گھر آؤں یہ امید نہ رکھنا
ان زخم پھوڑوں سے خدا بچا کر لے

سو جتن کر کے ان پہ گزرا نہیں سکتا
کرنے سے کہا مل میں جس بات چھائی

چاروں طرف کھلی ہے کھت سے دانا
سرکام خوشامد سے نکلتے ہیں جہان میں

دیکھو مجھے دنیا میں خوشامد کا سچ ہوتا
ہر سچ کے کسی سے کہا ہے [illegible]

اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رتبہ
ہوتی ہے لگے آپ کی عزت [illegible]

جس نے بھی ایک نظر آپ کو دیکھا
آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں

سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا
[illegible]
[illegible]

کس نے کہی جب [illegible]
[illegible]
انکار کی عادت تو کبھی ہوں ہی نہیں
یہ ہے کہ کمال تو ذرا اچھا نہیں ہے
بے باکی اور [illegible] ہے
پاس آئی [illegible] سے [illegible]
[illegible]
آرام سے گھر [illegible] کسی کو [illegible]

گردن جھکی ہوئی ہے گر بڑا ہوتا ہے خوشامد [illegible] کی [illegible] دور بیٹھے [illegible] علاوہ گرفتار صاحب کے نزدیک [illegible] کوئی نہیں ہے [illegible] دیکھنے کے مشتاق ہیں اور [illegible] بہت [illegible] خود [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کا [illegible] ایک ہے نظر میں کوئی [illegible] نہیں [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] گھر آؤں یہ امید نہ رکھنا [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے خیال [illegible] ذکر کرتی ہے [illegible] خود [illegible] بحث [illegible] کے کانوں تک نہیں [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] خوشامد [illegible] ہے۔ آج [illegible] کی طبیعت [illegible] ہے۔ دنیا [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] شاعر [illegible] خود [illegible] اپنی ذات کو شاعر کامل سمجھنے لگتا ہے۔

[illegible] انتخاب [illegible] ہیں جو کہ ایک [illegible] شائع ہوا ہے [illegible] صاحب [illegible] انتخاب [illegible] اشعار [illegible] صاحب [illegible] انتخاب [illegible] اشعار

[illegible] کہ آپ [illegible] طبیعت پائی ہے
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] صاحب
[illegible] | کیا [illegible]
[illegible] | [illegible]
شعر ہے سے
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ادب [illegible] ہیں۔

[illegible] کی [illegible] صاحب کی [illegible] ارشاد ہوتا ہے سے

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] صاحب کا [illegible] سے
میری [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] شعر ہے سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل کا فرضی بیان کرتا ہے جو اس چلبلے مطلع سے

نشہ پیمانۂ ابر بہ شیشہ میں ہو کہ گرمی ہے

یہ پیمانہ سے نشہ اگر چھنے کے لیے

کیا مطلب خبر کا ہے - شیخ ورق ہے سے

دام کا کل کو جو پھیلایا ہے صیاد نے تو قمر

زرے پھنسنے کے لیے تیرے پھنسائی کیلئے

میں جانا دو کلو - کیا مروش شاعر ہے انتخاب ہے

انتخاب - جو کہ کی نام اور شاعر کی ہے ایک ہی

ان کا جیلین ہیں - پھنا نبار وحرف سالہ اندرون

و اعتبار نہ "گل" کی فصاحت سبحان اللہ - شوق فرمین

نغمہ ہیں اب " فرد کی باری ہے سے

دعوی کیا تھا بارے اور سگے دن ٹیلے

سورج خدا کے واسطے بہ چھنکار سے کئے

ہو جانتے تھے نہ ہو جانتے ہیں - گل تلی کی صنعت

قابل آفرین ہے

اے شیشہ گر دم سے بیک عرض ہے میری

دل ٹوٹا بنا دو تو عجب شیشہ گری ہے

اک حرف کا میں نے کیا شیشہ گری میں ہیں - مگر زلفش

قابل قبول ضرور ہے ان فقرہ ہی اصل درکار ہے

یعنی شکست دل سے ہی ذرا ٹوٹی کا جوڑنا ہی چند ہے

بشعر لہذا یوں کہنا چاہیے " دل ٹوٹی بنا دو تو

عجب شیشہ گری ہے سے

پانی سرانا قبر پہ کسے میرے دوستو

سی نکلے گا کہ ہم زندگی عبرے جاتے ہیں

دیکھا آپ نے کیا مزہ ہے طبیعت سخن آفرین شاعر

ہے - پس چار ایسے دوسرے جو کہ اقبال کے اردو

کے بعد اور انگے [illegible]

کی سخن شناس ستر سال ہے والی سراج پر

ناز کرے گی - میں امید رکھتا ہوں کہ پیدا ہوگی کالا شہ

ہر آنکھوں سے بیٹی ہوگی ذری تیرے زینت جسم ہوگی

انہماک احتمال کی طرح جیسے ہو گی سو سعی دو میں ہی

تک بھی میں شکسی اور [illegible]

حضرت کی [illegible] کو سرعہ بیان پیدا ہونا ہے "

جو ہر ایک [illegible] پڑھ کر کے واکس التقد

راقم - مدار المہام

منطقی بحث اور ساری حالت اور واقعات

(از نواب مشقی اراجگم)

ایک عرصہ جس عام ہجرہ تو یہ تھا کہ کچھ انسان کو

جب تک غذا ملتی رہتی ہے اور دگی حالت کمال رہتی

ہے عرض عام مطلب یہ ہے کہ ہر ایک انسان جو جاہتا

سکتا اگر اس کی غذا ملتے - لیکن جب منطق ہی کی گفتگو ملی

باتوں کو ہو جاتی جاتی اور سرکاری ان میں ان الفاظ پر

پہنچ کیا جاتا ہے کہ چالیس پچاس فاقہ کرنے کے بعد مرید

مگر کا اگر ہو بند جاری ہو گیا - آپ سے جو ہے تو

جیل خانہ کے تمام قیدی ہی نہیں بلکہ دن کے نام حرف

کے بلکہ دن لگے - جو کوئی آیا ہو انسے فاقہ پر رکھا تو

سے فاقہ سے فاقہ - انتشار اجلیزو الاذ الحرو وغیرہ

سرکار کے وقت میں گھل گھل کے آدمی سے مرنا ہی ہوتا ہے

آدھا شش کا نام آگیا - سے حضرت ہی تو بڑا اول و اقوی

کے چند مہربان ہیں - دیکھنا اب کی ایک ہی بیگم جی

ان بیگمات کا ان کا ذکر ہی غزل سے جو کہتے ہیں باتریز

رہ زاندہ ہیں جیسے باتو سلنے والے کی آنکھوں کی

تراز و میں پانچ سنگی کی ضرورت ہے پانچ اول کے ساتھ

ہی نفیسی کے اپنی زبان و حلیہ سواری کا زن

بڑھتا رہتا ہے - جن بیگمات کی عقل ہو گئی ہے یعنی

سے جہاں تک سے ابھی آج سے جو چھٹے پر اتر ہی

چڑھائی تو ہم ہی جائیں گی - نواب ہنگے ہیں اپنی بیوی

جاتی تھی تم کے عشق میں مبتلے ہیں بیچاری اس فکر میں

مبتلا ہوں کہ دیکھئے یہ عشق و شمن کے ساتھ کیا سلوک

کرتا ہے - دیکھ جب کہا ناگین تو پنڈلیا اور دھلائے

پینڈ دکھا دینا - مجنون صاحبی یا یہاں جیسی بھگنے کی

بہ نسبت سرکار کا ڈھنگ ہونا اچھا ہے "

جو لاقہ شہر سے مارہم لاہور میں مزدور اور ادالی اور سرکٹ

مجسٹریٹ لاہور اور سرایت نگھ وکیل میں وہ چھپ جب

ہوئی - وکیل صاحب نے کہا کہ مجرم کسی الزام

میں گرفتار ہوں اور ہم ان کے طرز عمل سے کتنا ہی

اختلاف رکھتے ہوں لیکن ہم دونوں کی خاکساری کی قدر کرتے

ہیں مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ "کہ جہان

با قیمانہ تقریر کرنے نہیں سکتے ہو "

گزشتہ سال میں ایس سدرن کی دعوت رکھتا ہوا تھی

اور بعد پرچہ وقت کا ہے اور اس کی ہمدردی پر اپنی

ہے بہت اصلی ہے علی آتا ہے - لوگ میں بچارے تو تو

مت سے ہار کیا ہوں کہ وکیل کسی جگہ پر ذرا ترم

کی ہیری کی کے لحاظ ہی وعدہ کر کے خصوصاً بیان

دیگر بیان) پھاند اور جیسے دربار جو سرکار ہے

بہری ہی نہیں سے ایک ایک بنی ہوئی ہیں

وہ کی سفر کی طرح وکیل نے تو بھی دن بازی

ہمنا لے تو بجز نہ ہوت سنا دعا فاقہ کی بجے تب ہی

گنا - اس کے ساتھ ہی اپنی پولیس کا حکم ہی وقت اور

خفیہ پولیس کا مسعہ بھی نو قرار - حالانکہ کر سیان بھی

اور ملی سارے کی جیل جیل تک نکل - عاشق پر سر دار اور

گرجا ہیں ستانہ ہو کا عالم - یہ جیل ہم تو ان کے

لیے دیکھا جائیگا - ورنہ بجز اتقام سکتا وہیں سکتی

ہاتھ تھہر کے جیسے کھیل الہی ہی کرن منظوری

آپ کی رائے ہے کہ حکومت اور حکام پر عرض الامر

عرض مقاصد نہیں خدا کرے کہ چلے لوگ گمشتہ کر دے ان کے

شائستہ گوارا یا جو پر اٹھاتی جاتی ہے کمال ہے - جن

ذوالفقاری کی وقعت نہ تھا مگر ہم جو انہیں بعد یعنی

اور جب چلے تو انکے فکر کی چال چلتے و شاعری کی

اظہار ان کے مرید بند محکمہ والوں کے سپرد کر دی

چلیئے کیسے تو ٹھیک ہے مگر اس سے تو بہتر تھا کہ خدا

نخواستہ ہو اور اقرار صاحب ہو اعلیٰ ادا عرض کرتے

سے ور اقرار ہیں - نمبر بھی اپنی لکھتے ہے اور میرے

لکھنے سے مجسٹریٹ صاحب کی تجویز کا ماجرہ جو خوش کل

بگڑا دی اور نیاز صاحب فوری تمام اخر ساری کھینچے

میں انہوں نے لکھا ہے مگر نہیں سکتا جو ان کی بیگم

کہ اخر کی صورت سے جو تعلق ہی ہے اور حال ہی

علاج ہے کہ ہر شخص کی بابت پانچ سو کی ضمانت دو اور

اپنی مسودہ گنجایا بھی " کیا " مفکر کرتا اخبار اور عم

دوسروں کی بلبل تا تکلیف ہوا پر پرورش کر دیا -

امید ہے کہ آئندہ اس انتظام سے عادی دوستوں کے

کا کی ہوس میں رہ کے اعلیٰ کی پھانسی پر لگنا ہوگا

سیکھ جائیگا اور ادھر ادھر نہ ڈالے گا سے

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

در مضامین لطیفے سے فرزانگی

قیاس مع الفارق۔ ایبٹ کلو صاحب سے

جو کچھ ایبٹ صاحب نے فرمایا (دیکھو السلوار ۱۷) وہ تو آپ کے شایان شان ہے کیونکہ شخص مذکور جیسی آفسری کی شان ہے آپ کا کام مشورہ دینا ہے سو خوب سوچ سمجھ کر چلن کی نازکی ہو رہی ہے دیکھئے آپ کے چلتے سے جو نظر آتے ہیں نکل ہی گئے۔ زبان پکی ہو آپ نے کیا ہے کہ ہم جو بیٹھا ہو ہے کا حال [illegible] حکومت کرسکو بھلا ما کر جیلہ کا گران [illegible] کا بڑا ہو ہے دیکھ سکے بے ساختہ واہ واہ نکل جاتی ہے۔ پہلے سکے کہاں کیسی بعد میں ابھرتے ہیں ہو لکین یہ لوگ [illegible] کرسکے کہتے تو انگلی سے ہوجاتے تو [illegible] فرض ہو بیچ گر ہندوستان کا بہت نقصان ہو گا۔ لاہور میں بات ایک ہی سی ہو آیا ایبٹ کلو سے ترجمہ سے بات نہیں ہی گر کو ایک بات بڑا فرق ہے لاسے کلوچھ کی کالی زبان کہاں اور گورے سے پہلے سرداری آدمی کی فورانی زبان کہاں تک ہے قیاس کانے پر قیاس مع الفارق ہے کہ نہیں ایبٹ پہلے بڑھ کو کی کہ ہی آمر سجیدہ کی نسبت پر تبلی کی ترواہ ہو گی واسے جب کہ ہم جو بڑھے کی زبان سے بوڑھی جھک جا کر لوگ کہیں مثل آمر ایک بڑھا ہے میں نکلا ہے کہ نہیں نے ۹۲ کا اور اس [illegible] بیکھ جان خاک کی بسینے لیے کی بحث میں خالق جھک آئی ہے مگر یہ سے کر اگر ستارہ کو ہی فلاتی پیچھے آج کہو کہ ہے کہ اللہ کر نمو افرود ہم کہ سے ۔ گر امیر کے لیے ۔ یہ پھیلے ۔ کبیت کا بے تمیز ہے جہ ہو ا اسٹرا ہیں تو ناک دیتے لئے میں امیر صاحب وہ خطا ہی ہی ہر لگ کی بند کر لیتے ہیں اور صاحبوں نے کتا شروع کیا مبارک اللہ مبارک اللہ شاعروں نو شعر وں کی ۔ نے کے ہر بجا بجا قابل انتخاب

وعذرہ الدوسرا بجلسی

قالوا بہ مبارک اللہ

فوعظ اللنامی بجلسی

تمت و ذوالوانیہ وا اسباہ

فرقہ والنفس و غیرہ

وعظ الموسم ضامنہ

ان شعروں کا حاصل یہ ہے کہ بیچارہ غلیظ جھنگ نے لوگ ملنے پر بیچا بجھتے ہیں اور کوئی ایسی آدمی ہو طرے سرمیں ادا ایسی بجلی نو لگ کے دنیا میں بھوری نسبت ہوئی تو اور محنت کرے۔ اس القوانشی کا مطلب تو یہ ہوا کر غریب کا اپنا اور ملکی تو زمانہ کا قائم مقام ہو گا اور امیری گرز گلبن کی بھلی تاب۔

بھر گرم ہے کہ وہ کی پچھیرون سے اڑنے ہی اور نہیں فن کا رقم ہی جیت ہوا ہے آ ترتیب کر سے تو ن کی ہوا۔ دیکھئے روسری سے پہلے پہلے ہندوستان کیسی جبل جبل پیدا کر دی کہ وہاں وہاں کے ہو بڑھ ون میں پھنسا کہی پر کھانا ہے گی ۔ جو بڑا ہمارا ہو وہ محنت کے انتظار میں بیٹھی سینہ کی انسپرو انجمنی کی راہ میں ہو بکہ ہکا ری ون ٹلاش کر رہی تھی وہ ہی آ رہا تھا کہ ان فرزند نے بیل کی کوٹھری میں سر پھیروں کر ایسا رگڑا کر خرا ٹے کھینچ لگے ۔ اور دستا کا ہوجہ جس پر اٹھا۔

ہاسے عشق کی گرم بازاری ۔ نہ حکم وقت نہ وکیل ۔ وکیل نے کہا کہ لڑم کو حکومت رفت سے نسبت ہے تو سہی نفرت ضرور ہے اور حکم صاحب نے کہا کہ کہا کہ محبت اور نفرت میں تقابل عدم و ملکہ ہے وعدہ مربیانی حالت گل ہوسکتی ہو۔ ممکن ہے کہ محبت ضرور اور نفرت بھی ضرور ہاں محبت اور نفرت ایک ہی چیز ہے ایک کی بجھ میں نہیں گی معلوم ہو تا ہے کہ حکم صاحب اور وکیل صاحب دونوں الٹا بگڑ کے شکار ہیں۔ خوش قسمت سے کہ اول بگڑا صاحب جیلی مرتبہ امرو بکنے بازار میں دیکھے تام پر لپچا اور دنت بکھیں ناک لیا کہتے ہیں تو برا ہنگا دیکھا یہی نئی تھی اس کا نام بھی لکھ لیا۔ اور بیٹھے تردیک بکرے سے ہی شہر لے رنی کر ہر سے کہ یہ کون سی جیز ہے آپ جانتے اول بکڑا سے بڑھ کے اور کون تھا جو اس عظیم الشان کرنے کو سکے کہ آپ نے فیصلہ کر دیا۔ کاکن ڈالر

چک سے تو ہمرہ وہ نہیں ترا رہ قصا بچنے ہیں کوئی شک نہیں ہے کاش وکیل صاحب و حاکم صاحب کان کے لال کے بجت کے امرود اور نفرت کے بارہ شھے میں امتیاز کرلیتے

دیکھئے تو شہر اودھ پنچے کی خوش ماسونت طرح ملکی گرا رہی ہے ۔ دعا کیجے کہ کی بعد سے ان میں تو قائم ہو گیا ہے اور آپ وطن میں بہت زیادہ مشتاق ہیں ۔ واللہ ہم حکومت کی خاموش کے اس درجہ قائل نہیں ہیں کہ شکرانہ کر زبان سے بھانسی کر سکیں پکے لگیں۔

جارج لانڈ کہ ہندوستان میں تمام اخبار پڑھنے شلے جلتے ہیں باعتبار خیالات آپ کی ظرافت ہے کیا معنی کہ آپ بیسویں صدی میں پیدا ہونے کے امن پسند میں ہو سکتی کی تقلیل سے اس زمانے میں پیدا ہو گے ایسی بہر نسبت طبیعت کے آدمیوں کی بہت انگلستان میں نہ ہو ہیں سکتی لہذا ان کے دولت گیر سے فرنچ ناج آباد بیٹھے ہیں ملکوں کی گردن پر دوڑا جاتا ہے جہیں لگتے ۔ اتفاق نے انگلستان کے بارے میں وسعہ دیا ہے خطا ہندوستان مصر افریقہ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ آپ مصر کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے اور آپ نے نہایت قابلیت اور رعایا پروری سے مصر کے تمام ملک اور اہل مشق کی تقلیل کر لیا۔ بڑے آدمیوں کے سامنے عشق نہیں چلتی۔ شکل بل بیٹے تمام شرفا اور وزرا کے ساتھ ان کے مقابلہ میں کان دبا کے خاموش ہو رہتی ہے بھلا آپ ہی بتائیے اگر کوئی بھلا آدمی کا اس دو دستہ ہمیر کے وقت بھی ہو کے پیچھے ہیں کہ کیا آپ نہیں ہو تو اس کا گلا کون گھونٹے گا۔ اس قسم کے انکار کی برات صرف ان لوگوں کو ہوتی ہے جو پاگل ہوں یا غیر ضروری اختیارات نے ان کو بھی بات بدزشت سزا ہے کی گنجائش رہی ہو چنانچہ ہال مصر کے تمام دولت مند ادا ہو گے سب صورت ہائی کمشنر صاحب کے ایک اشارہ پر آپ ہے کیونکہ ہم سے یوں ڈھل کر چلے ہیں پھٹے ہو جاتے ہیں کہ صبح اور گل بھی بہار سا لاعمر پر عاشق بچوں بجا گھانا تو نذر کا ڈالا کرتے ہیں



بلائے روشنیٔ طبع

بچو۔یارو بچو۔چکا چوند کا معاملہ ہے۔رات بھی تاریک ہے

جو صاحب پنساری یا عطار یا عطر والون کے دس صحیح پتے حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ کو بھیجے ... عطر مفت روانہ



یا مجھے بگو در مرا شگفت در بہشت

یا باد صبا کا چے گفت در بہشت

با سعدی دہر میں گر در چمن امروز

کرے بود غنچہ گردد بشگفت در بہشت

اگر آپ دم خواہ ... ہیں تو ... پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو ... عطر ساز ان ... سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ کا مزہ ہے اور اس کی خوشبو ...

ہٹلر جب کے استاد ہو گئے اور اس کے بعد ہٹلر صاحب نے کھونا شان کے فرمایا "ان صاحب بورو بہت ڈس کرتے تھے۔ مجھ سے کہنے لگے ہاں سے! دریا سے نیل کے پانی پر حق جتانے اور سوڈان کی سیاسی میں حصہ بٹانے۔ اور ہاں مسٹر ... پارلیمنٹ کا جھول جھال گیا۔ کیا تم بھی مہذب ہونے کا دعویٰ رکھتے ہو؟"

مسٹر گاندھی جیسا کہ صورت سے پیدا ہے مگر مولوی ہی کے بادشاہ کا جو بیڑا ہے اس لئے دکھایا گئی چند بار پردوں میں کھائی اور ... جب ہو چکی تھی۔ اب ہندوستان میں مسٹر ... لنکا شائر سوزی کا وہ دورہ ہوا تو اپنے رنگ (...) کے ... کی آنکھیں کھل گئیں۔ جاپان کا صاحب اس مزدور ... کی دعوت میں گئے اور انھوں نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا۔ بیچارے ... کھائی۔"

کہنے لگے یوں ہنس کر افنا جادے ... ہیں ہوں ہیر او ... میرا تیرا ... جارج ... اور ... جاپانی ہیں بے ... ہنڈ جارج کی کمان فولادی سے بچاؤ بانس کی ... ٹریوں جارج ... کا تیر ... جائے۔ ... ہوتا ہی ہوگا۔ ... صدق و کذب کا اصل معلوم نہیں۔ ... کھایا گیا ہے ... منطقی ... کی ... بھی ... کے قابل ہے۔ جس نے مسٹر ... بیچارے کو ... اور اس الزام ... کی ... نہ دی کہ وہ خالی قمیص اور ... چلتے سے ... یہاں تک ... "کر ... ننگے ہونگے" جو کہ ... ہوتی تھی یہاں تک صاحب کو اور ... صاحب کی ... تھی۔

دوسرے یہ کریم صاحب خود بھی ... کی حمایت سے خوش ... تھیں۔ ... لباس یعنی ... تک قمیص اور ... تک پتلون تھا اس کے مقابل ... صاحب کے ... الٹ پھیر ... جا لگیا اور سینے سے لے کے رانوں تک چست ... کا اگنڑا

... کی گردن ... کے اندر ... کا لمبی ... سینے پر ایک جھول ... نان ... کے ... کی ... ۔ دو ... ایک جگہ جمع ہو کر ... ۔ ... کوئی عورت ... نہیں ... حرف ... کی ضرورت ہے ... کی نہیں۔

مسٹر ... ان کو ... والے ... کے لئے ہیں "آداب ... " سے ناواقف۔ بہرحال ... ہو کے ... کا پہلا ... کے ... اور ... کا ننگے بھی ... کو ... دینا ... کی ... ماثل ... ہے۔

سچ ہے کہ لندن ... ہر ... کی ... جس نے ... دیا ... نہیں ... کسی ... میں ... سینہ ... نے ... اور ... جاتے ہی ... سے ... پر ... ۔ ... بیٹھے ... تھے ... مگر ... آخر ... نے ... لیڈی ... کر دیا۔ لیڈی ... ننگی ... کرنے۔ ... معلوم نہیں ... کیا ہو۔ مگر مسٹر ... ایسا ... کرتے تو ... ہیں تھے۔

راقم ... آرا بیگم

مولانا محمد علی کی ظرافت

منقول از ...

"کیوں صاحب ملک کس کا ہے؟"

"آپ کا۔"

"رعایا کس کی ہے؟"

"آپ کی۔"

"مجسٹریٹ ملزم گنہگار ... کس کا ہے؟"

"آپ کا۔"

"گرفتار کرنے اور مقدمہ چلانے والی پولیس کس کی ہے؟"

"آپ کی۔"

"حوالات کس کی ہے؟"

"آپ کی۔"

"ہتھکڑیاں بیڑیاں کس کی ہیں؟"

"آپ کی۔"

"مجسٹریٹ ملازم کس کا ہے؟"

"آپ کا۔"

"ملزم کے خلاف استغاثہ کون کرتا ہے؟"

"آپ۔"

"اور استغاثہ کس کی رعیت ہیں؟"

"آپ کی۔"

"قانون کس نے بنایا؟"

"آپ نے۔"

"سزا کس نے تجویز کی؟"

"آپ نے۔"

"جیل خانہ کس کا ہے؟"

"آپ کا۔"

"جب سب کچھ ہمارا اور تمہارا کوئی نہیں ... اتنی سی بات پر بگڑ جاتے ہو کہ ہم ازراہ مہربانی ... جیب سے ... خرچ کرکے ملزم کے حق میں پیروی کرنے کے لئے وکیل مقرر کرنا چاہتے ہیں۔" آخر ... صاحب ہی ... صاف صاف کہا کہ حکومت کے خلاف ... واقعی ... کی گئی۔ اور جب مقدمہ ... اجلاس سے ... اجلاس پر منتقل کرنے کی درخواست کی گئی تو ... مجسٹریٹ نے ... کہ حکومت نے اپنے استغاثے کے الفاظ ... یہ عدالت کی توہین نہیں۔ ... جب ... کہ نہیں ... وکیل مقرر کرنے کے معاملہ میں ... ہے۔ ... نہیں ... تک اختیار ہے کہ ملزم کی صفائی کے ... وکیل مقرر کر سکتے ہیں۔

خود کردہ ... گل کو ... ... بشکست ... شد

خلیفہ ہارون رشید نے جب فضل بن سہل ... کو قتل کیا تو اور فضل کے آنسو پونچھنے لگے فرمایا۔ "... تم ... کیوں ... فضل ... نہیں ... جگہ میں ... لگے زمانے کی ... تربیت ... جواب دینا ... نہیں ... ہیں۔" حضور ... کو ... کے آنسو ... جس نے امیر المومنین کا ... یاد ... چھوڑا۔ اب تو اصل ... اور بھی بڑھ گئی۔" ... کی ... حکومت ... وکیل مقرر کرنا چاہتی ہے اب ان کی قدر

ہر ترقی ملک کی نگاہوں میں اور زیادہ جاتی ہے اور اگر خدانخواستہ دل کو فرصت ہو تو کسی نقیبی کی طرح ہر تال میں جان نکل گئی زیر حرکت ہے جس کی کوئی شکایت نہیں کی ہم بھی کیجئے ... (...)

سب خیریت ہے

(از حضرت ... ضیا ...)

سب خیریت ہے۔ ایک عجیب جملہ ہے جو ہر حال میں زبان پر نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ خدا کی شکایت نہ کرو ہر حال میں شاکر رہو۔ جو کوئی پوچھتا ہے حال پوچھا جاتا ہے تو فوراً کہہ دیتے ہیں الحمدللہ خیریت ہے۔ گھر میں سب اچھی طرح ہیں۔ زبان پر یہی کلمہ ... نیم جان ہو وقت ... احباب ... سب خیریت ہے ... خواہ خیریت نہ ہو ... ہی کیوں نہ ہو۔ ... ہندوستانی ... خیریت ... عالم ... کی ... ہوا ... شکست ... اور پھر سب خیریت ہے ... لوگوں کی ... ۔

... خیریت کی ... قدر کیا ... ہم ...

اسکے ... ہر ہی ... ۔

... خیریت کی ... ۔

... سب ... ہر ... ہوئی ہے ... جاری ہیں ... یہی جو ہو خیریت کا ...

... کرتے ہیں "انقلاب زندہ باد" ... کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ یہ بھی جو ہو خیریت کا ...

... فرماتے ہیں ... کو ... کرنے کے ... کی ... سب خیریت۔

شیعہ ... اگر ... ہو جاتا ہے ... سب خیریت۔

... کوئی ... ہے ... خیریت ...

... اپنی ... خیریت ... ۔

مگر یاد رہے ہم اللہ کو جاری رکھا ... ہے ... خیریت ... اس کے ... سب خیریت ...

سب خیریت ہے ...

حالانکہ ... خیریت ... ہے ... کس ... خیریت ... ؟

... خیریت ہے ... خیریت ... خیریت ہے ...

... گا ...

اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو واللہ اعلم ... بخیریت ... شاگرد بھی بخیریت ... کتاب (قانون) بھی بخیریت ... ہمسر بھی بخیریت ... ۔

... تربیت ... حاصل ... ۔

حکایت

... ایک مرتبہ ... کوئی شکاری ... پڑھ رہا تھا ... الحمد ... کی تلاوت کرنے لگا ... ہو جاتا ... ۔

... آدمی ... ۔

... قرآن پاک کی آیات ... یاد ... نہ ... ہو جاتا ... ہے ... ۔

... ۔

... سالانہ ... ہے ... ۔

... ۔

... قرآن ... ۔

... ۔

... ہے ... ۔

بڑی ... زبانی ... سے زبانی ... ۔